شذرات

بے نظیر حکومت کا خاتمہ

الحمد للہ کہ ملک پر عرصہ دراز سے جو ظالم اور منحوس غیر شرعی، غیر آئینی اور غیر اخلاقی نسوانی حکومت قابض تھی۔ بالآخر مظلوم عوام کے آہوں، نالوں اور فریادوں نے اس کے ایوان حکومت کو ہلا کر رکھ دیا اور یہ لوگ جو اپنی بقا اور حکومت پر اپنی گرفت مضبوط کرنے کیلئے دجل وفریب اور ہارس ٹریڈنگ جیسی مذموم کوششوں میں مصروف تھے، وہ تمام تدبیریں اور کوششیں تار عنکبوت بن کر رہ گئیں۔

ومکروا ومکر اللہ واللہ خیر الماکرین۔

بے نظیر کی حکومت اور ان کے ایوان اقتدار پر جو زلزلۃ الساعۃ صبح کے وقت نازل ہوا۔ اگر تاریخی نقطہ نگاہ سے دیکھا جائے، تو ہمیشہ اللہ کا عذاب اس وقت نازل ہوتا ہے۔ انہ مصیبہا ما اصابہم ان موعدہم الصبح الیس الصبح بقریب

بے نظیر حکومت کو رخصت کرنے اور اس حال پر پہنچانے والے خود اپنی منتخب کردہ ان کے پارٹی کا اہم رہنما تھا۔ وہ پوری قوم کے ساتھ پیپلز پارٹی کی حکومت کی کرتوتوں اور سیاہ کاریوں، لوٹ مار اور کرپشن کے خلاف میدان میں کود پڑے، اور ایک عظیم مصیبت اور تکلیف سے قوم کو نجات دلادی۔

نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے ہیں لیکن
بہت بے آبرو ہو کر ترے کوچے سے ہم نکلے

اس کے لیے نہ حزب اختلاف کی کاوشیں کارآمد ثابت ہوئیں، اور نہ ہی کسی کے دھرنے بلکہ قرعہ فال لغاری صاحب کے نام نکلا اور قرآن پاک میں ارشاد ربانی ہے۔ الیوم نختم علیٰ افواھہم وتکلمنا ایدیھم وتشہد ارجلھم بما کانوا یکسبون، کے مصداق اپنے گھر کے بھیدی نے ہی لنکا ڈھایا۔ بے نظیر حکومت کی بداعمالیوں کی طویل فہرست میں ماشاء اللہ محترمہ کے شوہر نامدار عزت مآب جناب آصف زرداری کا رتبہ ومقام سب سے نمایاں ہے۔

میں اگر کچھ سوختہ ساماں ہوں تو یہ روز سیاہ
خود دکھایا ہے مرے گھر کے چراغاں نے مجھے

اور پھر رہی سہی کسر جناب نصیر اللہ بابر نے پوری کردی۔ زبردست زرداری سے گورنر ہاؤس لاہور میں ستر کروڑ روپے نقد ملا ہے۔ اور اس کے ساتھ کنٹینر میں دو ارب روپے مالیت کا سونا بھی برآمد ہوا ہے۔ چوبیس گھنٹے غریبوں کی غربت کا ورد کرنے والی وزیر اعظم صاحبہ کے شوہر کا یہ حال ہے،

معلوم نہیں ان تین سالوں میں ان لٹیروں نے اس ارض وطن سے کیا کچھ نہ لوٹا ہو گا۔ سرے محل تو ان کے گھوڑوں کا ایک معمولی اصطبل ہے۔ اس کے ساتھ پیرس کے مضافاتی علاقے میں جناب زرداری صاحب کے فارم، سوئٹزرلینڈ کے بینکوں میں خفیہ اکاؤنٹس اور مختلف جزائر میں ان کے قلعہ نما محلات، بلجیم میں پلازے یہ سب کچھ آٹے میں نمک کے برابر ہیں۔ ان کلاب دنیا نے ملک کے ساتھ جو کچھ کیا ہے۔ وہ ایک ایسی داستان ہے، کہ قلم اس کی تاب نہیں رکھتا۔ پاکستان کی تاریخ میں ان کی کرپشن اور بداعمالیوں کا کوئی ثانی نہیں۔ محترمہ کو حکومت کی برطرفی کے بعد اب عدالتوں اور آئین کا خیال آیا ہے۔ اب یہ لوگ عدالتوں کو بھی مانتے ہیں اور آئین کے حوالے بھی دیتے ہیں۔ کل تک تو یہ لوگ عدالتوں کے تمسخر اڑاتے تھے اور جج صاحبان کی تضحیک کرتے تھے۔ اور ان کی رسوائی کیلئے کیا کیا طریقے ایجاد نہیں کیے۔ آج یہ لوگ عدالتوں سے اپنی حکومت کی بحالی کیلئے رجوع کرتے ہیں۔

ع------ تفو بر تو اے چرخ گرداں تفو

کعبہ کس منہ سے جاؤ گے غالب\
شرم تم کو مگر نہیں آتی

پیپلز پارٹی کی حکومت کو الحمدللہ "الحق" نے اپنے ادارتی شذرات میں ہمیشہ ہدف تنقید بنائے رکھا۔ اور الحق کی پرانی روایات کے مطابق کلمہ حق کو جابر سلطان کے سامنے کہنے میں کوئی عار یا کوئی خوف اور جھجک محسوس نہیں کی۔ اور ان پر برابر نشتر زنی کی ہے۔ گزشتہ شمارے میں جو ہم نے یہ لکھا تھا کہ "یارب ایں خاک پریشاں از کجا بر داشتم" وہ دعا قبول ہوئی۔ بقول اقبال ——

ع--- ہم تو مائل بہ کرم ہیں کوئی سائل ہی نہیں

محترمہ کی رخصتی کے بعد نگران حکومت قوم کو" نعرہ خام" یعنی احتساب کے نام سے دھوکہ دے رہی ہے۔ اور ہم سب لوگ بلکہ پوری قوم بھی ان پرانے "سازندوں" کی اس نئی سر تال پر سر دھننے میں مصروف ہیں۔ اور خوش ہو رہے ہیں کہ واقعی ایک قیامت خیز انتظار کے بعد اب یوم حساب آپہنچا ہے۔ اور سب کو انصاف میسر آئے گا۔ اور قوم اور ملک کے دن پھر جائیں گے۔ اصلی چور اور ڈاکو بے نقاب ہو جائیں گے۔ لیکن۔ ع--- دل کے خوش رکھنے کو غالب یہ خیال اچھا ہے

جو لوگ آج احتساب اور نگرانی پر فائز اور مامور ہیں، آیا وہ اس کے اہل ہیں؟ کہ کسی کا احتساب کر سکیں؟ کیا ان لوگوں کے اپنے دامن صاف ہیں؟ کیا انکا کردار بے داغ ہے؟ اور آئین پاکستان کے دفعہ 62 اور 63 کے معیار پر پورے اترتے ہیں۔ ان میں کوئی قادیانی، شرابی، کرپٹ، بد کردار، بے دین اور کنفڈریشن کے حامی تو نہیں ہیں۔ عابدہ حسین اور صاحبزادہ یعقوب خان وغیرہ کس لابی کے نمائندے ہیں۔ اور نگران حکومت میں وہی پرانے چہروں اور وہی پرانے لوگوں کی شمولیت چہ معنی دارد؟ کیا ان کے ہاتھ اس کرپشن کے بہتی گنگا میں گیلے نہیں ہیں؟ دوسری جانب جناب فاروق لغاری صاحب نے خود کو تمام قیود وضوابط اور آئین وقانون اور احتساب سے مستثنی قرار دیا اور وہ قابل

مواخذہ اور قابل گرفت نہیں ہوں گے۔ سبحان اللہ۔ع۔۔۔ دامن کو ذرا دیکھ ذرا بند قبا دیکھ
جناب فاروق لغاری، فاروق عادل کی طرف دیکھیں جو خود کو ہر ہر لمحے احتساب کیلئے پیش
کرتے رہے۔ اور ان کا یہ تاریخی جملہ لغاری صاحب کو بھی یاد ہو گا کہ اگر آپ کو مجھ میں کسی قسم کا
ٹیڑھا پن نظر آئے، تو وہ مجھ کو بتا دیا کریں۔ میں احتساب کیلئے حاضر ہوں۔ اس پر ایک اعرابی یعنی ایک
گنوار شخص نے بھرے مجمع میں فاروق اعظم کو مخاطب کیا کہ ہم آپ کا ٹیڑھا پن تلوار سے سیدھا
کریں گے۔ اس پر فاروق اعظم نے خدا کا شکریہ ادا کیا۔ کہ الحمدللہ آج بھی میری رعایا میں ایسے لوگ
موجود ہیں۔ جو میرا ٹیڑھا پن تلوار سے سیدھا کر سکتے ہیں۔ کیا آپ ان سے بالا و برتر اور تقدس مآب
ہیں؟ کیا خلفاء راشدین سے آپ بہتر ہیں کہ آپ کے گورنروں اور فوجی جرنیلوں کا احتساب نہ ہو گا۔ آخر یہ
کونسا معیار حق ہے؟ یہ کس درجے کا عدل ہے؟ اور کس نوعیت کے پیمانے ہیں؟ اور یہ احتساب کا کونسا
نرالہ ترازو ہے

ع۔۔۔ عدل و انصاف کا معیار بھی کیا رکھا ہے؟

محترم قارئین کرام جیسا کہ آپ کو معلوم ہے۔ کہ یہ خصوصی شمارہ دارالعلوم حقانیہ کے پچاس
سال مکمل ہونے کی مناسبت کی وجہ سے ایک معمولی اور ادنیٰ ترین کوشش ہے اور انتہائی عجلت اور
افراتفری میں یہ شمارہ ترتیب دیا گیا ہے۔ اگرچہ دارالعلوم حقانیہ کا حق تو یہ ہے۔ کہ اس ادارے نے تمام
عالم اسلام اور امت مسلمہ پر جو احسان عظیم کیا ہے۔ اس پر کئی مجلدات میں نمبرات اور خصوصی شمارے
نکالے جائیں لیکن چونکہ بندہ یہاں دورہ حدیث شریف کا طالب علم ہے۔ اس بناء پر امتحانات اور اس
طرح تقریب دستار بندی و ختم بخاری شریف کی تیاریوں اور دوسرے اعذار کی بناء پر اپنی مادر علمی کی
شایان شان اور حسب تمنا شمارہ ترتیب نہیں دیا جا سکا۔ بہر حال۔۔ع۔۔ برگ سبز است تحفہ درویش
کے مصداق یہ چند اوراق حاضر خدمت ہیں۔ یہ مندرجہ مضامین ہم نے ماہنامہ "الحق" کے حضرت شیخ الحدیث
کے ضخیم اور علمی و تاریخی نمبر سے منتخب کیے ہیں۔
۔۔ع۔۔۔ گر قبول افتد زہے عز و شرف

۔۔ر۔س۔۔